روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | جمعرات ۲ رجب ۱۴۰۹ھ ۹ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش ۹ فروری ۱۹۸۹ء | نمبر ۳۵

خدا کی تدبیر ظاہر ہو تو عظیم الشان انقلابات برپا کرتی ہے

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو نفرتوں سے پاک کرے

افغان علماء اور افغان قوم اور عربوں کے لئے دعا کی خصوصی تحریک

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ فروری ۱۹۸۹ء کا خلاصہ

حضور انور نے فرمایا جوں جوں ہم اگلی صدی کی صبح کی طرف بڑھ رہے ہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ وقت کا دھارا پہلے سے بڑھ کر تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ اُن کاموں کی فکر بڑھتی جاتی ہے جو ابھی پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکے۔ تاہم اس بارہ میں کی گئی نصیحت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام دنیا کی جماعتیں ہمہ تن اُن کاموں میں مصروف ہیں جو اگلی صدی کو خوش آمدید کہنے کے لئے اور اُن کی تیاری کے سلسلے میں ہمیں کرنے ہیں۔ اس کے بعد بھی جو خلاء باقی رہ جائیں وہ دعا نے پُر کرنے ہیں۔ جو دعائیں خلوصِ دل سے نکل رہی ہوں اُن سے مشکل کام بھی بالکل آسان دکھائی دیتے ہیں اور دعا کرنے والے کے کام کبھی بھی پھر بے برکت اور بے ثمر نہیں رہتے۔

حضور نے فرمایا دعا کے نتیجے میں آپ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خدا کی تائید کے زندہ نشان دیکھیں گے اور محسوس کریں گے کہ دعا کے بغیر جو کام تھے اُن کے مقابل پر دعا کے ساتھ کام بالکل اور نوعیت کے کام بن جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت بالعموم تمام جماعتی مصالح اور مفادات کے لئے دعا کرے اور کام کرے۔ کام کرنے والے ہمہ وقت کام کے دوران اور بعد میں بھی جہاں تک توفیق ملتی ہے اپنے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی دعا کریں کہ جو لوگ آج زندہ ہیں اور یہ تمنا رکھتے ہیں کہ اگلی صدی کا منہ دیکھنے سے پہلے رخصت نہ ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت دے۔ خدا کی تقدیر میں کچھ نہ کچھ ایسے بندے ضرور ہوں گے جن کی زندگی کے دن تھوڑے ہیں لیکن اگر ساری جماعت سب کے لئے عمومی طور پر یہ دعا کرے تو میں یقین کرتا ہوں کہ بہت سے ایسے ہیں جن کو خدا زیادہ لمبی زندگی عطا فرما دے گا تا کہ وہ اگلی صدی کی خوشیوں میں باقی جماعت کیساتھ شریک ہو سکیں۔

حضور نے فرمایا گزشتہ دنوں الفضل میں شائع ہونے والا مولانا نسیم سیفی صاحب کا ایک شعر مجھے بہت پسند آیا جس میں انہوں نے دشمنانِ احمدیت کو یہ کہتے ہوئے لمبی زندگی کی دعا دی ہے کہ وہ اپنی اوقات کو دیکھ لیں کہ کیا کرنا چاہتے تھے اور کیا کر سکے اور پھر یہ بھی دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو کتنی ترقیات عطا فرماتا ہے۔ اس لئے یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت پر جو غیر معمولی فضل نازل فرمائے ہیں وہ فضل دکھا کہ ان دشمنوں کو لے جائے تا کہ جہاں ہماری موت خدا کے شکر کرتے اور اس کے احسان گنتے ہوئے حمد کے ساتھ ہو۔ وہاں دشمن یہ محسوس کر لیں کہ وہ کلیتہً ناکام و نامراد رہے اور خدا تعالیٰ کے کاموں کو روک نہیں سکے۔

حضور نے فرمایا ان دنوں پاکستان میں علماء دن رات فکروں میں مبتلا ہیں۔ یہ محسوس ہو رہا ہے کہ ان کو بڑی سخت تشویش ہے کیونکہ بہت سے معاملات ان کی توقعات سے برعکس نکلے ہیں۔ اور بہت سے طاقت کے داؤ ایسے ہیں اُن کی پکڑ کمزور پڑ گئی ہے وہ جو پہلے یہ سوچ رہے تھے کہ صدی کے آخر تک جماعت کو نیست و نابود کر دیں گے اب ان کو اپنے بارے میں فکر لاحق ہو رہی ہے۔

چنانچہ آج ہی "جنگ" میں یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ پنجاب کی حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جماعت احمدیہ کو وہ اس صدی کے اختتام کا اور اگلی صدی کے آغاز کا جشن نہیں منانے دیں گے۔ اس پر میرا ذہن اس ارشاد کی طرف منتقل ہوا کہ یقیناً وہ تدبیریں کر رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں لیکن میں بھی تدبیر کر رہا ہوں۔ یہاں خدا تعالیٰ نے ایمان والوں کو اس تدبیر سے الگ کر دیا ہے اور تدبیر کی تمام ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے۔ ایمان والوں کو تدبیر سے منع نہیں فرمایا گیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دیگر ارشادات سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں تک ایمان والوں کے بس میں ہے، ان کو تدبیر ہی اختیار کرنے کا حکم ہے۔ لیکن صاحب ایمان کی تدبیریں کام نہیں کیا کرتیں۔ آخری فیصلہ خدا کی تدبیر سے ہوا کرتا ہے اور جب خدا کی تدبیر ظاہر ہو تو وہ تنہا ساری عظیم الشان انقلابات برپا کرتی ہے۔ اس لئے یہ جو عادت بعض لوگوں کو پڑ گئی ہے کہ سیاسی اُفق پر اپنے مستقبل کی تحریریں پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اس کو ترک کر دیں۔ ہمارے مستقبل کی تحریریں روحانی افق پر لکھی جاتی ہیں اور ہمارے مستقبل کا فیصلہ آسمان پر ہوتا ہے۔ زمین پر نہیں۔ اس لئے

(باقی صفحہ ۷ پر)

اخبار احمدیہ

مکرم پیر معین الدین صاحب و صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کے صاحبزادے مکرم پیر محی الدین طاہر احمد کی شادی محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب سابق نائب ناظر امور عامہ اور صاحبزادی صبیحہ بیگم صاحبہ کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ سے ۵ جنوری ۱۹۸۹ء کو انجام پائی۔

بارات مکرم پیر معین الدین صاحب کے گھر سے محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کے گھر آئی جہاں تقریب رخصتانہ کا انعقاد تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے کی۔ اس موقعہ پر حضرت بانی سلسلہ کے دعائیہ اشعار مکرم بکر عبید صاحب ابن محترم امری عبیدی صاحب آف تنزانیہ نے اپنے مخصوص ترنم سے سنائے۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے دعا کرائی۔

اگلے روز ۶ جنوری ۱۹۸۹ء کو محترم پیر معین الدین صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔ جس میں دعوت طعام کے اختتام پر محترم نے دعا کرائی۔

رخصتانہ اور ولیمہ ہر دو تقاریب میں ناظر صاحبان وکلاء صاحبان مربیان سلسلہ کارکنان جماعت و دیگر اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔

عزیزہ مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ حضرت فضل عمر اور حضرت سیدہ ام ناصر کی پوتی، صاحبزادی امۃ السلام و صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب کی نواسی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی پڑنواسی ہیں۔ یاد رہے کہ محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں عمر پانے والی پہلی پوتی تھیں۔ اسی طرح عزیز مکرم پیر محی الدین طاہر احمد حضرت پیر اکبر علی صاحب کے پوتے اور حضرت فضل عمر کے نواسے ہیں۔

اس جوڑے کا نکاح سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۱ جنوری ۱۹۸۶ء کو ہارٹلے پول میں پڑھا تھا۔ دولہا اور دلہن دونوں کی طرف سے حضور ہی ولی تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ جانبین کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اس رشتہ کو مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

• خاکسار کا چھوٹا بیٹا اکبر طاہر بعمر ۱۸ سال عرصہ دو سال سے بیمار چلا آرہا

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ ۔ قیمت ایک روپیہ ۵۰ پیسے

۹ تبلیغ ۱۳۶۸ھش ۹ رفروری ۱۹۸۹ء

ملکی قوانین کی افادیت

ہر حکومت اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق ۔ یا اپنی ضرورت کے مطابق قوانین بناتی ہے ۔ اور ملک کے باشندوں سے توقع رکھتی ہے کہ ان قوانین پر عمل درآمد کیا جائے ۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ حکومت کا منطقی حق ہے لیکن ہمیں یہ کہنے کی بھی اجازت دیجیئے کہ اگر حکومت واقعی اپنے ملک کے باشندوں کے فائدے کے لئے ۔ اور اس میں دراصل حکومت ہی کا فائدہ مضمر ہے ۔ قوانین بنائے تو اس کا یہ فرض بھی ہونا چاہیئے کہ کسی کو کسی قانون کے غلط استعمال سے روکے ۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ کوئی شخص کسی قانون کو بلا جواز کھینچ تان کر ایسی جہات میں نہ لے جائے جہاں لوگوں کو تنگ کرنا مقصود ہو ۔ جب بھی کوئی ایسی بات حکومت کے نوٹس میں آئے ۔ اسے اپنے فرض کے طور پر جنبش میں آجانا چاہیئے ۔ اور قانون کو غلط طور پر استعمال کرنے والوں یا اسے غیر ضروری اور ناجائز طوالت دے کر لوگوں کو ہراساں کرنے والوں سے باز پُرس کرنی چاہیئے اور اگر وہ سمجھے کہ اس قانون سے نقصان کا احتمال زیادہ ہے اور فائدے کا کم تو فی الفور ایسے قانون کو منسوخ کر دینا چاہیئے ۔

احمدیہ جماعت کے خلاف جو حرکات بعض غلط کار لوگوں سے سرزد ہوتی ہیں وہ یقیناً حکومت کے قانون کو کھینچ تان کر اور غلط زاویوں سے دیکھ کر کی جاتی ہیں ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ایک وزیر نے گزشتہ ایام میں یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اگرچہ آرڈیننس میں تو یہ بات نہیں ہے لیکن ہم نے اپنے کارندوں کو حکم دے دیا ہے کہ اس معاملہ میں جماعت سے سختی سے نپٹا جائے ۔ ہم حیران ہیں کہ ایسی بات اور ایک وزیر کے منہ سے ۔

آئے دن جو مقدمات احمدی افراد کے خلاف کھڑے کئے جاتے ہیں ان کی حیثیت بھی قانون کو غیر منطقی طور پر طول دینے کی ہے ۔ جس نے چاہا پولیس میں رپورٹ درج کروادی اور پھر مقدمہ سالہا سال لٹکتا رہا ۔ نہ کوئی یہ دیکھتا ہے کہ اس کے پیچھے روح کیا ہے اور نہ کوئی یہ دیکھتا ہے کہ مقدمے میں کوئی جان ہے بھی یا نہیں ۔ ہم حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا ضروری سمجھتے ہیں کہ احمدیوں کو ہراساں کرنے والے قوانین پر نظر ثانی کر کے قانون کی صحت کا جواز پیدا کریں ۔

غیر کیا جانے کہ غیرت اس کی کیا دکھلائے گی
اسکے بندوں کی حفاظت کس طرح فرمائے گی

کون ہوگا برتر و اعلیٰ و بالا سر بلند
کسی کے حصہ میں فقط پستی ہی پستی آئے گی

ابوالاقبال

حائل ہے تری راہ میں پندار کا پتھر
دیکھا ہی نہیں تُو نے رُخِ یار کا منظر

کیوں اس کی ملاقات سے مایوس ہے ناداں
اس کا تو ٹھکانہ ہے تری روح کے اندر

اک بار بلاؤں تو جواب آتا ہے سو بار
خود بھی وہ صدا دیتا ہے آکر مرے گھر پر

چل اس کی طرف، تجھ میں سکت ہے کہ نہیں ہے
ہر شائقِ پرواز کو مل جاتا ہے شہپر

آنکھوں میں جھلکتی ہے دھنک رنگ کی شوخی
تو نے اسے دیکھا ہے کہیں دل کے اُفق پر

یہ اسکی بڑائی کا ہے خاموش سا اعلان
ہر ذرّۂ ناچیز ہے اِک مخزنِ جوہر

جو آگ جلاتا ہے کہ اوروں کو جلائے
جل جاتا ہے وہ اپنے ہی شعلوں سے لپٹ کر

جب بُرج اُلٹتے ہیں الٹ جاتی ہے ہر بات
ہر بات نظر آتی ہے تقدیر کا چکّر

جو مانگ رہے ہیں اُنہیں مِل جائے بڑائی
میں عجز کا پیکر رہوں احقر ہی کا احقر

واماندگیٔ شوق نہ آئے مری رہ میں
ہر گام نسیم اور کرے مجھکو تونگر

نسیم سیفی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مطالعہ — چند ضروری امور

محترم محمد شفیق قیصر صاحب

قسط-۲-آخری

یہ تو مطالعہ کی بنیادی اہمیت کا پہلو تھا۔ اب مطالعہ کے عام پہلو کو لیتا ہوں۔ اس ضمن میں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ علم کا حاصل کرنا ہر انسان کا ایک بنیادی حق ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں جبکہ تعلیم کا دور دورہ عام ہے بلکہ لازمی ہے ہم یہ بھول سکتے ہیں کہ انسانی تاریخ کا ایک تاریک اور طویل دور ایسا بھی تھا جبکہ تحصیل علم پر معاشرہ کے ایک مخصوص طبقہ کا اجارہ تھا اور یہ طبقہ مذہبی رہنماؤں کا وہ گروہ تھا جس کو پنڈت، پادری اور کاہن کے ناموں سے یاد کیا جاتا تھا۔ اس طبقہ کی یہ خواہش تھی کہ عام لوگ غریب اور جاہل رہیں تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق ان پہ حکومت کر سکیں اور جس طرح چاہیں ان سے کام لیں چنانچہ انہوں نے یہ اصول بنا دیا تھا کہ کوئی عام شخص علم حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن دین حق نے مذہبی راہنماؤں کی اس ظالمانہ نفسانیت کو یکسر ختم کر دیا۔ جس کو دوسرے مذاہب باوجود کوشش کے ختم نہ کر سکے تھے۔ اگرچہ ابتداء میں خود انسان نے اس خلاف فطرت جوئے کو اتار پھینکنے کی کوشش کی جس کا کوئی ٹھوس نتیجہ نہ نکلا اس دور میں اس اجارہ داری کے نتیجہ میں برہمنوں اور شتریوں کے مناقشات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر رومیش چندر دت مصنف "قدیم ہندوستان کی تہذیب" رقم طراز ہیں:-

"معذور شتریوں نے اس جوئے کو جس کی رگڑ سے ان کی گردنیں مجروح ہو گئی تھیں جوش و خروش کے ساتھ جنبش دینے اور بمقابلہ برہمنوں کے علمی و مذہبی دوڑ میں مساوات کا ثبوت پیش کرنے کی غرض سے تگاپوئے بلیغ کی اور ان بے معنی مذہبی طریقوں اور رواجی دستور العملوں سے عاجز و تنگ آکر جن کا اظہار و اعلان پیشوایان دین کیا کرتے تھے۔ شتریوں نے صداقت کے متعلق نئے نئے قیاسات اور پر زور تحقیقاتیں شروع کر دیں۔ اس پر بھی یہ جدوجہد اور سعی سب کی سب بے اثر ثابت ہوئیں اور آخر پیشوایان دین کا ہی پلہ بھاری رہا۔

(قدیم ہندوستان کی تہذیب ترجمہ ص۱۳)

لیکن اس کے برعکس دین حق نے نہ صرف اس مطلق العنانی کا یکسر خاتمہ کر دیا بلکہ حصول علم کو تمام اہل ایمان کے لئے بغیر کسی تخصیص و تمیز کے لازمی قرار دیا آج شائد اس بات کو اتنا اہم خیال نہ کیا جائے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ دین حق کا یہ پر از حکمت اقدام جس نے علم کو ایک عوامی شکل میں پیش کیا اور جس کے نتیجہ میں انسانی روح اور ذہن کو ایک کامل آزادی نصیب ہوئی۔ انسانی تاریخ کا نہایت ہی اہم اور دور رس انقلاب تھا جس کا مقابلہ یورپ کے صنعتی انقلاب اور انقلاب فرانس اور احیائے علوم کی دیگر تحاریک سے بھی نہیں کیا جا سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی اس میں لکھنے پڑھنے ہی کی تلقین کی گئی تھی۔ فرمایا یعنی" اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے اشیاء کو پیدا کیا اور جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا (پھر ہم کہتے ہیں کہ قرآن کو) پڑھ کے سناتا رہ کیونکہ تیرا رب بڑا کریم ہے وہ رب جس نے قلم کے ساتھ علم سکھایا اور آئندہ بھی سکھائے گا۔ اور اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا۔ جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔"

اللہ تعالیٰ نے انسان کی سب سے اہم اور ابتدائی ضرورت کا ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ بھی خدا تعالیٰ کے کلام کی ایک خوبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے جو قرآن نازل کیا اس کی ابتداء بھی انسان کی ابتدائی حالت سے ہی ہوتی ہے۔ یعنی سب سے پہلے انسان کی تعلیم کی ضرورت کا اظہار کیا گیا ہے۔

اسی طرح احادیث میں بھی مطالعہ اور تحصیل علم پر زور دیا گیا ہے۔

زید بن ثابت سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تھا کہ یہود کی تحریر کا لکھنا پڑھنا سیکھیں یہاں تک کہ میں (زید بن ثابت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کے خطوط لکھتا اور ان کے خطوط آپ کو پڑھ کر سناتا۔

اس حدیث میں یہود کی تحریر سے مراد سریانی زبان ہے۔ چنانچہ سنن ابو داؤد اور ترمذی میں سریانی کا لفظ صراحت سے آیا ہے اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو دوسری زبانوں کے مطالعہ اور تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔

ایک حدیث میں حضورؐ فرماتے ہیں:۔ "یعنی جس کے لئے اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے۔ اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔ اور علم صرف سیکھنے سے آتا ہے۔"

اس میں حضورؐ نے یہ فرمایا ہے کہ انسان کو سیکھنے سے کبھی تھکنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ نئے سے نئی باتیں سیکھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ ورنہ جو علم حاصل کیا ہے وہ بھی بے کار ہو جائے گا۔ ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء کو انبیاء کا ورثہ قرار دیا ہے۔

یعنی عالم لوگ ہی انبیاء کے وارث ہیں انہوں نے علم کا ورثہ چھوڑا جو شخص اسے لیتا ہے وہ پورا حصہ لیتا ہے۔

تاریخوں میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے بعد ان جنگی قیدیوں کی رہائی کا حکم دے دیا۔ جنہوں نے دس دس بچوں کو لکھانے پڑھانے اور حساب سکھانے کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات اور عملی نمونہ کی وجہ سے ابتدائی دور کے لوگوں کو تحصیل علم اور مطالعہ کا اس قدر شوق تھا کہ وہ اس کی خاطر دور دراز ممالک میں باوجود سفروں کی طوالت اور تکلیف کے پہنچتے چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ مدینہ منورہ میں احادیث جمع کر رہے تھے۔ انہیں نہ گرمی کی پرواہ تھی نہ باد سموم کی۔ احادیث کی فراہمی میں وہ اس قدر بے تاب تھے کہ معلومات حاصل کرنے کی خاطر وہ لوگوں کو نیند سے بیدار کر لیتے تھے۔ اسی طرح حضرت ابوذر غفاریؓ نے ایک بار شام کا طویل اور تکلیف دہ سفر احادیث کی تلاش میں اختیار فرمایا۔

اس زمانہ میں بھی حضرت اقدس بانی سلسلہ نے اپنے رفقاء میں علم کا شوق پیدا کیا۔ خود حضور کا سب سے بڑا شغف مطالعہ کتب تھا چنانچہ حضور فرماتے ہیں" ان دنوں (عنفوان شباب میں) میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں اس دنیا میں نہ تھا میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ نہایت ہمدردی سے ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق نہ آوے۔"

حضور کی اس تحریر سے واضح ہو جاتا ہے کہ سولہ سترہ سال کی عمر میں آپ کی تمام تر توجہ کتب کے مطالعہ کی طرف لگی ہوئی تھی۔ اور آپ اس قدر مطالعہ میں مستغرق ہوتے تھے کہ آپ کو دنیا و ما فیہا کی کچھ خبر نہ رہتی تھی۔

پھر آپ نے اپنی پاک قوت سے ایسے لوگ بھی پیدا کئے جو اپنی نظیر آپ ہی تھے میری مراد قدرت ثانیہ کے مظہر اول مظہر ثانی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ اور دوسرے جلیل القدر رفقاء سے ہے۔ ان بزرگوں کے علمی کارناموں کو بیان کرنے کے لئے ایک بحر بیکراں کی ضرورت ہے۔

اب تک جن باتوں کو لکھا گیا ہے ان سے میرا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ مطالعہ اور تحصیل علم کے سلسلہ میں اسلاف کے کارناموں اور روایات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اس سے ہمارے اندر ولولہ اور شوق کی ایک نئی روح بیدار ہو گی۔ اور ہم بھی اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کے علمی ورثہ کے وارث ٹھہریں گے کسی علم میں دلچسپی پیدا کرنے سے ہی اس علم کے حقیقی مطالعہ کی طرف توجہ پیدا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ہمیں مطالعہ کے ساتھ ایسے ذرائع کو بھی اختیار کرنا چاہیئے جو اس علم میں ہماری دلچسپی میں اضافہ کا موجب ہوں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ اس علم سے متعلق کتب کا مطالعہ کر سکیں۔ اس ضمن میں ذیل کے امور کو مدنظر رکھنا مفید ہو گا۔

(۱) زیر مطالعہ مضمون کے متعلق معلومات فراہم کی جائیں۔ جن چیزوں کے متعلق انسان کو کچھ نہ کچھ معلومات

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہوتی ہیں وہ ان کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے درپے رہتا ہے۔ پس جوں جوں ان حقائق کی تلاش کے لئے ورق گردانی کی جاتی گی ویسے ہی ویسے آپ کی دلچسپی اس مضمون سے بڑھتی جائے گی۔ اور اس ورق گردانی کے نتیجہ میں کئی نئی معلومات حاصل ہو جائیں گی۔

(۲) دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ جو معلومات آپ کو پہلے حاصل تھیں ان کو نئی حاصل شدہ معلومات کے ساتھ منسلک کریجئے اور ان نئے حقائق اور پرانے مضامین کے مابین جو تعلق ہے اس تعلق کو دریافت کیجئے اس کی مثال کے لئے صرف اتنا بتا دینا کافی ہے کہ کسی تاریخی واقعہ کا جب تازہ واقعات سے تعلق نظر آنے لگتا ہے تو ان تاریخی واقعات سے از سر نو دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح علم طبیعات اور کیمیا کو جب ہم اپنی روزمرہ زندگی میں کارفرما دیکھتے ہیں تو یہ مضامین بڑے دلچسپ بن جاتے ہیں

(۳) تیسری بات جو کسی مضمون میں دلچسپی پیدا کرنے میں ممد ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ نئی حاصل شدہ معلومات کو ذاتی بنائیں۔ مثلاً ان معلومات کو جو تواریخ سے حاصل ہوئی ہیں ان کا تعلق اپنے حقیقی مسائل سے پیدا کیا جائے۔ یعنی حاصل شدہ مواد کے متعلق غور و فکر کریں کہ یہ مواد آپ کی کسطرح مدد کر سکتا ہے۔ اور آپ اس سے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض لوگوں کا مطالعہ بہت وسیع ہوتا ہے مگر وہ اس سے صرف اس لئے فائدہ نہیں اٹھاتے کہ ان سے قبل بہت سے محقق اس مسئلہ پر جس پر وہ روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ تحقیق کر چکے ہیں۔ اس لئے اب وہ اپنی تحقیق کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

یہ خیال درست نہیں اس سے انسان میں تحقیق کا مادہ پیدا نہیں ہوتا۔ اور اس کا علم صرف کتابی علم رہتا ہے۔ وہ اس کے متعلق مزید تدبر نہیں کرتا اور اپنے روزمرہ کے مشاہدات سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اگر تمام لوگوں کا یہی خیال ہوتا تو یقیناً آج ہم ان حقائق و معارف سے جو مختلف الخیال لوگوں نے اپنے مطالعہ اور تدبر سے قلمبند کیئے ہیں۔ محروم رہ جاتے۔

یاد رکھئے تحقیق کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوئے۔ اور پھر ہر محقق کا نقطۂ نظر اور اسلوب بیان بھی جدا ہوتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کو قدیم اسلوب بیان کی سمجھ نہ آئے لیکن جدید اسلوب بیان کو مدنظر رکھ کر لکھی ہوئی کتاب سے اس علم کے متعلق سمجھ آ جائے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم بار بار غور و فکر کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور اپنے مخاطب کو علم میں زیادتی کی دعا سکھاتا ہے۔

(۴) چوتھی بات جو مطالعہ میں دلچسپی کا موجب ہو سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ زیر مطالعہ مضامین کے بارہ میں ایک سرگرم رویہ اختیار کیا جائے اس مضمون کے متعلق جو معلومات آپ کو حاصل ہیں۔ انہیں استعمال میں لائیں۔ پھر اپنی کتاب یا پروفیسر نے جن باتوں پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کے متعلق غور کیا جائے کہ ان پر کیا کیا سوالات ہو سکتے ہیں یا اس کے بعد کیا مضمون بیان ہونے والا ہے اور اس سابقہ مضمون سے اس کا کیا تعلق ہے اس کے بعد ان باتوں پر جو آپ نے کتاب سے پڑھی ہیں یا استاد سے سنی ہیں۔ تنقید و تبصرہ کریں کتاب کے خیالات پر غور کریں اور روزمرہ زندگی کے مشاہدات و اعمال سے اس کا تعلق پیدا کریں اہم امور کے متعلق دوستوں اور ہم جماعتوں سے بحث کریں۔ اور وہ نئے خیالات جو آپ نے اس مطالعہ سے حاصل کئے ہیں۔ ان کی اہمیت پر غور کریں ....

جب ہم ان چار باتوں پر عمل کرنا شروع کر دیں گے تو دیکھیں گے کہ اب پہلے کی نسبت ہم اپنے تعلیمی مراحل کو زیادہ شوق اور دلچسپی سے طے کر رہے ہیں۔ اور یہ مطالعہ پوری توجہ کے ساتھ ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور ہمارے ذہنی انتشار کو بھی قابو میں کر لیتا ہے۔ غرضیکہ اس طرح مختلف علوم و فنون کے مطالعہ سے ہماری ذہنی وسعت ترقی کرتی چلی جائے گی اور ایک وقت آئے گا کہ آپ تھوڑے سے وقت میں ضخیم سے ضخیم کتاب پڑھ لیں گے۔ حضرت فضل عمر فرماتے ہیں کہ :-

"ہم بچپن میں جب حضرت (قدرت ثانیہ کے مظہر اول۔ ناقل) کو پڑھتے دیکھتے تو حیران ہوا کرتے۔ آپ کا طریق یہ تھا کہ کتاب اٹھاتی اور اس کے ایک صفحہ پر جستہ جستہ نظر ڈالی اور جھٹ الٹ کر دوسرے صفحہ پر جا پہنچے پس چند سیکنڈ میں ہی اس پر نظر ڈالی تھی کہ آگے جا پہنچے اور ہم حیران ہوتے تھے کہ آپ اتنی جلدی کس طرح پڑھ لیتے ہیں مگر بڑے ہو کر خود مشق ہوئی تو معلوم ہوا کہ کثرت مطالعہ کے نتیجہ میں یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کتاب پر نظر ڈالتے ہی پتہ لگا لیتا ہے کہ میرے کام کی چیز ہے یا نہیں اور اس طرح دو چار گھنٹہ میں بڑی بھاری کتاب بھی ختم ہو جاتی ہے۔ میرے نزدیک ایک آدمی نہایت آسانی کیساتھ اگر وہ مطالعہ کیساتھ دلچسپی رکھتا ہو تو آٹھ نو سو کتاب بھی ایک سال میں سرسری طور پر پڑھ سکتا ہے اور پچاس سو کتاب تو عام لوگ بھی پڑھ سکتے ہیں"●

بقیہ:- خلاصہ خطبہ

دعائیں کریں اور دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ جو خوشخبریاں عطا فرمائے وہاں اپنے مستقبل کی تحریریں پڑھنے کی کوشش کریں۔ وہی تحریریں ہیں جو لازماً سچی ثابت ہوں گی ورنہ سیاسی افق پر تو تحریریں ابھرتی بھی رہتی ہیں اور مٹتی بھی رہتی ہیں۔ لیکن جو تحریریں خدا کی تقدیر لکھ رہی ہے۔ وہ انمٹ ہوتی ہیں۔ دنیا کا کوئی ہاتھ ان تحریروں کو مٹانے کے لئے نہ ان تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے نہ ان کو مٹانے کی طاقت رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا چند دن پہلے صبح جب میں نماز کے لئے اٹھا تو میرے منہ پر حضرت فضل عمر کے یہ شعر جاری تھے کہ ؎

پڑھ چکے احرار بس اپنی کتاب زندگی
ہو گیا پھٹ کر ہوا ان کا حباب زندگی
لوٹتے نکلے تھے جو امن و سکون بے کساں
خود انہی کے لٹ گئے حسن و شباب زندگی

اس میں الہامی کیفیت تو نہیں ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان باتوں میں کچھ اشارے ضرور ہیں اور یہ ایک پیغام کا رنگ رکھتے ہیں۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں دعائیہ رنگ میں اس طرف متوجہ فرمایا ہے کہ ساری جماعت اس عرصہ میں یہ دعا بھی کرے کہ اب ان کی کتاب زندگی کا آخری باب ختم ہو اور ان کا حباب زندگی جس نے دنیا کو حقیقت کا دھوکہ دیا ہوا ہے، وہ پھٹ جائے اور دنیا ان کی حقیقت کو دیکھ لے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ جماعت کو ان کی آنکھوں کے سامنے بیش از پیش ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔

حضور نے فرمایا یہ بقیہ وقت دعاؤں میں صرف کرنا چاہیئے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری دعائیں اس دور میں غیر معمولی اثر دکھانے والی ثابت ہوں گی۔ ایک دعا یہ بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو نفرتوں سے پاک رکھے۔ ایمان والے کی زندگی کو نفرتوں سے پاک ہونا چاہیئے۔ حضرت بانی سلسلہ نے یہ نہیں فرمایا کہ "چاہیئے نفرت بدوں سے" بلکہ فرمایا ہے "چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار" اس فرق کو نمایاں طور پر اپنے پیش نظر رکھا کریں کہ بدوں سے نفرت نہیں بلکہ بدی سے نفرت کرنی ہے۔ اگر بدوں سے نفرت اس رنگ کی ہو جائے کہ ہم ان کے بد انجام کے سوا کوئی اور تمنا دل میں نہ رکھتے ہوں تو یہ ایک ایسی چیز ہے جو ہمیں حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے دور ہٹا دے گی۔

حضور نے فرمایا یہ جو دعائیں میں نے آپ کو شروع میں کہی تھیں وہ اس شرط کے ساتھ کریں اور اس معاملے میں دل کو ٹٹول لیا کریں۔ نفرت کو مٹاتے ہوئے پہلے رحمت کو جگہ دیں اور خدا سے پہلے تو یہ دعا مانگیں کہ اے خدا جہاں تک ان لوگوں کے اندر پاک تبدیلی کی گنجائش موجود ہے ان کے اندر پاک تبدیلی فرما دے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے باوجود بہت سے بد، بد انجام کو پہنچے۔ اس لئے اے خدا اگر تیری تقدیر میں ان کی اصلاح نہیں لکھی تو ان کی موت خاموشی کی موت نہ ہو بلکہ ایسی کھلی ذلت اور ناکامی کی موت ہو کہ وہ خدا کے بندے جن کے اندر سعادت کی روح ہے وہ اس سے نصیحت پکڑیں اور عبرت حاصل کریں۔

حضور نے فرمایا دعاؤں کے سلسلے میں ان علماء کے لئے بھی دعا کریں جو پاکستان اور ہندوستان میں پیدا ہونے والے علماء سے مختلف ہیں۔ یہ خیال کر لینا کہ آج سارے علماء ہی بد ہیں، درست نہیں۔ اس غلط فہمی کے نتیجہ میں گزشتہ برسوں میں ہم نے علماء کی طرف کم توجہ کی ہے۔ پاک و ہند میں نہایت نیک دل اور پاک باز علماء بھی پیدا ہوئے آج بھی ہیں۔ بہت سے ایسے علماء ہیں جو جماعت کے معاملے میں خاموش ہیں۔ کس حد تک یہ خاموشی نیکی ہے، کس حد تک جرم، یہ فیصلہ خدا نے کرنا ہے۔ لیکن مگر خاموشی میں فی ذاتہ ایک امتیازی بات ضرور ہے۔ بعضوں کے مجھے خطوط بھی مل جاتے ہیں کہ وہ دل میں جماعت احمدیہ کی سچائی کے قائل ہیں اور جماعت کی مخالفت نہیں کرتے۔ پھر ان میں ایسے بھی ہیں جو سچا سمجھتے ہوئے بھی مخالفت کرتے ہیں۔ الغرض، اتنی قسمیں ہیں کہ انسان کے لئے فیصلہ بڑا مشکل ہے کہ کون بد ہے اور کون

نیک۔ اس لئے عموماً جو نیک دکھائی دیتے ہیں ان کو بھی اپنی دعا میں شامل کرنا چاہیئے۔ اور ان سے رابطہ بھی بڑھانا چاہیئے۔ حضرت بانی سلسلہ کو یہ خبر دی گئی کہ لاکھوں ایسے ہیں جو آپ کو مانتے ہیں لیکن آپ کے ساتھ شامل نہیں۔ تو ایسے لوگ جو دل سے صداقت کے قائل ہو چکے ہیں یا شرافت اور اپنے طبعی رجحان کی وجہ سے گند میں ملوث نہیں ہیں، ان کے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جماعت کو عطا کر دے اور وہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو نیک اور تاریخ ساز کام میں استعمال کریں۔ علماء سے ڈرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایسے عظیم الشان دلائل عطا فرمائے ہیں کہ احمدی بچہ بھی بڑے بڑے علماء کے منہ بند کر سکتا ہے۔ منہ بند کرنے کی خاطر نہیں، لیکن دل جیتنے کی خاطر ان سے رابطے رکھنے چاہئیں۔

حضور انور نے افغان علماء اور افغان قوم کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ افغانستان کے حالات دن بدن بگڑ رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے مجھے بہت تشویش ہے۔ وہ ہمسایہ مسلمان ملک ہے۔ اس کے لئے بھی ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو ایک اچھا انقلاب عطا کرتا ہے تو اس انقلاب کے ساتھ لپٹے ہوئے جو خطرات ہیں اُن سے ان کو بچالے۔ اس قوم نے اگرچہ جماعت احمدیہ کے ساتھ عدل و احسان کا سلوک نہیں کیا لیکن کاتز کنند دعویٰ حبِ پیمبرم۔ ان کے دکھ اور ان کے درد ایسے نہیں جو ہمارے دل پر گہرا اثر نہ چھوڑیں یا بے چینی نہ دیں۔ اس لئے اپنے دل کے سکون کی خاطر اس قوم کے آئندہ مستقبل کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ ان کو حقیقی امن اور حقیقی نور عطا کرے۔ جس کے ذریعے سے یہ دائمی امن کا رستہ دیکھ سکے۔ اگرچہ ہمیں ان حالات سے تکلیف ہے لیکن ہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ یہ حالات گزشتہ مظالم کا پھل ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والوں کی روحیں ہیں جن سے دعائیں لینے کی بجائے انہوں نے انہیں تکلیفیں دے کر مارا۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب ...... نے اس دنیا سے رخصت ہونے سے چند لمحے پہلے خدا سے خبر پا کر بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ دیکھو تم میری جان تو لے لو گے لیکن مجھے تمہارے متعلق فکر ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ایک لمبے عرصے تک خدا کے عذاب تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ وہ اپنی جان بچانے کی خاطر یہ ڈراوا نہیں دے رہے تھے بلکہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی حقیقی خبر تھی جس کی اطلاع انہوں نے قوم کو دی۔ پس جو کچھ افغانستان میں ہو رہا ہے مجھے کامل یقین ہے کہ اس کا تعلق ماضی قریب میں ہونے والے واقعات سے نہیں بلکہ ماضی بعید میں ہونے والے واقعات سے ہے۔ اس لئے محض وقتی طور پر یہ دعا نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس مصیبت سے بچالے بلکہ اس معاملے کی پاتال تک پہنچیں کہ کیوں ان پر یہ عذاب نازل ہو رہا ہے اور پھر خدا سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس توبہ کی توفیق عطا فرمائے جس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ بخشش فرمایا کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا حضرت بانی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے روس میں عظیم انقلاب کی خبریں دی ہیں۔ کام تو لازماً خدا نے کرنے ہیں لیکن ہمیں کوشش کا حکم ہے اور کوشش میں حکیمانہ طور پر حالات کا جائزہ لینا بھی شامل ہے۔ میرے نزدیک سب سے اہم رستہ روس میں دعوت الی اللہ کا افغانستان کا رستہ ہے۔ اگر افغانستان خدا کے عذاب کے نیچے آکر ہلاک ہو جائے تو اس سے بنی نوع انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دینِ حق کیلئے بہت ہی عظیم الشان کامیابیوں کا آغاز ہو جائے گا۔ اور روس میں پھر جس شدت کے ساتھ دعوت الی اللہ ہو گی وہ کسی اور ذریعے سے مجھے ممکن نظر نہیں آتی۔

حضور نے فرمایا آخر پر عرب دنیا کے لئے میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ بنیادی طور پر یہ قوم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وارث ہے۔ وہی خون اس قوم میں دوڑ رہا ہے جو حضرت اقدس ﷺ کی مقدس رگوں میں دوڑا کرتا تھا۔ اس نسبت سے یہ ہمیں پیارے ہیں اور ہمیں ہمیشہ پیارے رہیں گے۔ جہاں جہاں بھی عربوں سے واسطہ ہوا ہے ہم نے دیکھا ہے کہ اُن کی طبیعت میں گہری سعادت پائی جاتی ہے اور جب حق دیکھ لیتے ہیں تو فوراً قبول کرتے اور بڑی تیزی سے اس میں ترقی کرتے ہیں جہاں تک عرب علماء کا تعلق ہے ان کی بھاری اکثریت شریف ہے اور یہ تقویٰ اختیار کرنے والے لوگ ہیں۔ غلطی خوردہ ہیں تو یہ الگ بات ہے لیکن یہ کہنا کہ بد اور شریر ہیں، درست نہیں۔

حضور نے فرمایا۔ اس لئے آپ ایک پہلی مہم کے طور پر دعا، اور دوسری مہم کے طور پر عربوں سے وسیع تعلقات قائم کرنے اور تیسری مہم کے طور پر جماعت نے عربوں کے لئے جو لٹریچر اور آڈیو، ویڈیو کیسٹس تیار کر رکھی ہیں۔ ان سے استفادے کی کوشش کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ نے چاہا تو ساری دنیا میں عظیم الشان انقلاب برپا ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا۔ دعا سے غافل نہ ہوں ہمارے سارے کام دعا سے بنتے ہیں۔ ہماری اگر آبرو ہے تو خدا تعالیٰ سے تعلق کی وجہ سے ہے۔ اس تعلق کو بڑھائیں تو ساری دنیا میں آبرو ہو گی ورنہ ہماری کوئی بھی حیثیت اور کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

صحنِ گلستان

ہماری موت کی بے شک دعا کرو دن رات
عطا کرے تمہیں اللہ اِک طویل حیات
ہمارے صحنِ گلستاں کے پھول پھل دیکھو
ہمارے رنگِ بہاراں سے ہوں عیاں حالات
ہمارے فرشِ زمیں پر ہو چاندنی سیج کی
کرے زمانہ ہمارے خلوصِ دل کی بات
ہمیں زمیں کے کناروں سے اِک محبت ہے
ہر ایک دل پہ عیاں ہوں ہماری کیفیات
ہمارے ہاتھ میں ہوں بے شمار ہاتھ مگر
ہر ایک ہاتھ کی اپنی بھی مستقل ہو ذات
خدا کے در پہ جھکا دیں ہم اک زمانے کو
ہم اس قدر ہوں کہ جیسے ہیں ریت کے ذرّات
چراغِ راہ بنا دیں ہر اک چراغ کو ہم
ہمارے دم سے مٹیں گی ہزارہا ظلمات
ہماری رات بھی ہو گی دنوں سے روشن تر
کسی کے دن کی سیاہی بھی ہو گی جیسے رات
یہ آرزو ہے جیو تم بہت بہت سے سال
تمہیں پتہ تو چلے ہے تمہاری کیا اوقات
ہمارے واسطے ہر فاصلہ ہے قرب کی راہ
ہمیں یقین ہے کہ ہم وقت کو بھی دینگے مات
خدا کی پُشت پناہی ہے منزلوں کا نشان
ابھی تو دیکھو جو ملنے ہیں ہم کو اعزازات

نسیم ہم پر پرواز لے کے آئے ہیں
خُدا نے ہم پہ کئے ہیں بہت سے احسانات

نسیم سیفی

”دنیا کی محبت ساری خطاکاریوں کی جڑ ہے“

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایڈز کا مرض

آج سے آٹھ دس سال قبل کوئی نہیں جانتا تھا کہ کسی بیماری کا نام ایڈز بھی ہے لیکن جونہی یہ نام سامنے آیا یہ بیماری کینسر ہی کی طرح مگر اس سے زیادہ نہیں۔ دنیا میں خطرناک سمجھی جانے لگی۔ پاکستان ابھی تک تو یہ، محسوس کرتا ہے کہ یہ ایک قلعے کی طرح محفوظ ہے اور اس بیماری نے اس کی دیواروں میں ابھی تک کوئی دراڑ نہیں ڈالی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اب دنیا سکڑ کر اتنی چھوٹی ہو گئی ہے کہ نہیں کہا جا سکتا کہ کس وقت کونسی بات کہاں سے چل کر کہاں تک اپنا اثر پھیلا دیگی۔ حالی ہی میں وفاقی کابینہ کے ایک فیصلے کا اعلان اخبارات میں جنوری کے وسط میں شائع ہوا ہے۔ اس اعلان کے مطابق باہر سے آنے والوں کے لئے یہ لازمی قرار دے دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ملک سے ایک سرٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لائیں کہ وہ اس بیماری میں مبتلا نہیں ہیں۔ یہاں کے لوگوں کے لئے بھی یا بعض شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کے لئے کچھ ٹسٹ مقرر کئے گئے ہیں۔ بیرونی ممالک کے مسافروں کے سرٹیفکیٹ لانے والی بات ہے اس کے متعلق عام تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ یہ بات زیادہ مفید ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ جیسا کہ پاکستانیوں کا اپنا بھی تجربہ ہے کہ سرٹیفکیٹ یا یوں کہیئے کہ جعلی سرٹیفکیٹ خاصی سہولت کے ساتھ بنوائے جا سکتے ہیں۔

جاپان نے ایک آلہ تیار کیا ہے جس کا نام فیوجی ریبو ہے۔ اس کے ذریعے آسانی سے تشخیص کی جا سکتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ۲ گھنٹے لگتے ہیں۔ امریکہ نے بھی اس سلسلے میں کچھ کام کیا ہے۔ جس آلے سے وہ تشخیص کرتے ہیں اس کا نام ایلیشا ہے اگرچہ یہ ٹسٹ نسبتاً زیادہ مہنگا پڑتا ہے اور وقت بھی تقریباً دوگنا صرف ہوتا ہے۔

ہمارے ملک میں بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ اب یہ مرض متعدی صورت اختیار کر چکا ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (W.H.O) کا اندازہ ہے کہ مغربی یورپ افریقہ اور امریکہ میں اس وقت ۵ سے ۱۰ ملین تک لوگ اس مرض سے متاثر ہو چکے ہیں۔ اور خیال یہ کیا جاتا ہے کہ ۱۹۹۱ تک ۵۰ سے ۱۰۰ ملین تک لوگ اس مرض سے متاثر ہو چکے ہوں گے۔

جون ۱۹۸۷ میں ۱۱۳ ملکوں کی طرف سے یہ رپورٹ ملی تھی کہ ۵۱٬۴۳۵ افراد اس مرض میں مبتلا ہیں۔ جولائی ۱۹۸۸ میں جن ممالک کی طرف سے اطلاعات ملیں ان کی تعداد ۱۷۶ ہو چکی تھی۔

۱۹۸۱ میں جب امریکہ میں اس مرض کا پتہ چلا تو عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ غیر فطری انسانی تعلقات اس کا باعث ہیں لیکن جلد ہی تحقیقات نے ثابت کر دیا کہ یہ ایک قسم کا وائرس ہے جو کسی بھی جسم میں داخل ہو سکتا ہے۔ اور یہ جرثومہ ایک بدن سے دوسرے بدن تک آسانی سے سفر کر سکتا ہے۔

دراصل یہ بیماری ایسی ہے کہ انسانی جسم میں بیماریوں سے مدافعت کی طاقت کو ختم کر دیتی ہے یا بہت کم کر دیتی ہے جس کے نتیجہ میں جو بیماری بھی انسان کو لاحق ہو وہ چاہے انفلوانزا ہو یا کوئی اور وہ مہلک ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر کسی شخص کے جسم میں اس بیماری کے جرثومے داخل ہو چکے ہوں تو وہ اسی صورت میں زندہ رہ سکتا ہے کہ کسی اور بیماری کے جرثومے اس کے جسم میں داخل نہ ہوں۔ لیکن چونکہ عام طور پر دیگر بیماریوں کے جرثومے بھی انسانی جسم میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس بیماری کے لاحق ہونے سے موت کا خطرہ قریبا سے قریب تر ہو جاتا ہے۔

اس بات کا عام طور پر لوگوں کو علم نہیں کہ ایڈز کے جرثومے جسم میں داخل ہونے کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ ان کی مضرت رسانی ایک جگہ پر آ کر رک جائے اور سالہا سال تک اس بات کا پتہ ہی نہ چلے اسی لئے عام طور پر جن لوگوں کو یہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ ایک عرصہ تک آسانی سے ان کا پتہ نہیں چلایا جا سکتا اگرچہ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ ایک دفعہ یہ جرثومے جسم میں داخل ہو جائیں تو بیماری انتہا کو پہنچ کر ہی دم لیتی ہے۔ اگلے ۱۵ سال میں کی جانے والی تحقیق اس کی حقیقت کو واضح کر سکے گی۔

اس بیماری کے لئے بعض دوائیں ایجاد کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک دوا ہمارے پاکستانی ڈاکٹر عطاء الرحمٰن جو کراچی یونیورسٹی سے متعلق ہیں نے بھی ایجاد کی ہے۔ اگرچہ مزید تحقیقات کی ضرورت ہے لیکن اب بھی اس دوا کو خاصی حد تک مفید سمجھا جاتا ہے۔ برطانیہ میں جو دوائیں ایجاد ہوئی ہیں ان کے ذریعے وہاں کے مریض خاصی جلدی صحت مند ہونے کا رجحان رکھتے ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ اس مرض کا سب سے زیادہ آسانی سے پتہ ڈینٹل سرجن کو لگ سکتا ہے۔ کیونکہ منہ کے اندرونے کی ساخت ایسی ہے کہ وہاں بیماریاں آسانی سے ظاہر ہوتی ہیں اور دندان ساز ڈاکٹر اسکا پتہ لگا سکتے ہیں۔ ایک بات خاص طور پر خیال رکھنے والی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس بیماری کے متعلق زیادہ ہیبت کا تاثر دینے سے گریز کرنا چاہیئے یونہی عوام الناس کو اس سے ضرورت سے زیادہ ڈرا کر پریشان نہیں کرنا چاہیئے۔

(عظیم قدوائی کے ایک مضمون سے استفادہ کیا گیا)

یکجہتی و رواداری

الفضل نے اپنے ایک اداریہ میں اپنے مخصوص رنگ میں گلہ کیا تھا کہ بدقسمتی سے ہمارے وطن عزیز میں ایک طبقہ ایسا موجود ہے جو جماعت احمدیہ کے متعلق غلط بیانیوں سے کام لے کر اس کی طرف ایسے عقائد منسوب کر رہا ہے۔ جس سے جماعت کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس پر طرفہ یہ کہ یہ طبقہ ہمیں تنقید یا تردید کا حق بھی استعمال کرنے نہیں دیتا۔ جس کے نتیجہ میں جماعت کے خلاف نفرت و کدورت کا جذبہ موجزن رہتا ہے ہر کس و ناکس کا جو جی چاہا ہے ہمارے متعلق لکھ دے۔ انہیں تو سب کچھ لکھنے کا حق ہے۔

ہر ملکی اخبار اور رسالہ ایک ایسی مہم میں جٹا ہوا ہے۔ جو سراسر ظلم اور تحری پر مبنی ہے اور اس سلسلہ میں قرآن کے احکام دربارہ رواداری۔ انصاف اور مساوات کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد۔ پاکستان کے وفادار شہری ہیں۔ پاکستان کے حصول میں ان کی قربانیاں کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ کشمیر کے جہاد میں ان کا نمایاں حصہ ہے۔

جنرل اختر ملک۔ جنرل افتخار جنجوعہ۔ عبدالعلی ملک۔ بری فوج میں ان کی خدمات خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ فضائیہ کی جنگ میں غزنوی۔ منیر کی قبیل کے نوجوان قربانی پیش کر چکے ہیں۔ یہ تو ممتاز اور معروف ہستیاں تھیں اور ہیں اس کے علاوہ جماعت بحیثیت جماعت عقیدۃً وفادار اور ملک و ملت کی ہر قربانی میں پیش پیش رہی ہے جماعت کے پرانے جاننے والے مسلم لیگ کے سربراہ لیڈر۔ نام گنوانے کی ضرورت نہیں سبھی ان حقائق سے واقف ہیں۔ اور ملک کا پڑھا لکھا طبقہ جماعت کی تاریخ اور احمدیوں کے کارناموں سے پورے طور پر آگاہ ہے۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ساری عمر قوم و ملک کی خدمت کرتے گزری اقوام متحدہ میں وہ پاکستان کا کیس کشمیر کے متعلق پیش کرنے والے سب سے پہلے نمائندے تھے۔ جنہیں قائداعظم نے اس عہدہ پر مامور کیا تھا اس کے بعد سات سال تک انہوں نے حکومت پاکستان میں وزارت خارجہ کے منصب جلیلہ پر کام کیا۔ سائنس کے شعبہ میں ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اسی طرح سالہا سال تک ایم ایم احمد صاحب مالیات کے ماہر حکومت پاکستان کے معزز رکن رہے۔

جماعت احمدیہ کے معزز ارکان کو جہاں کہیں بھی مامور کیا گیا۔ الغرض انہوں نے نہایت دیانتداری اور اخلاص سے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ بایں ہمہ جائے افسوس ہے کہ ایک مخصوص طبقہ کے پراپیگنڈا کی وجہ سے ملک میں ایسی فضا پیدا ہو چکی ہے جو ملک کے مفاد کے سراسر منافی ہے جماعت احمدیہ کے اپنے وسائل محدود ہیں ان کا آرگن۔ عملاً جماعت کی علمی اور تربیتی ضروریات ہی پوری کرتا ہے اس کی اشاعت بھی اتنی نہیں کہ دوسروں تک اس کے نظریات اور تعلیمات پہنچ سکیں۔ اور اس طرح ملکی اخبارات میں جو کچھ بھی جماعت احمدیہ کے خلاف چھپتا ہے۔

جماعت احمدیہ اس بارہ میں اپنی پوزیشن صاف نہیں کر سکتی۔ ملک کے بہی خواہوں کو اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ کہ احمدیوں کے متعلق۔ ان کی پالیسی کس حد تک ملک کے حق میں مفید ہے۔ احمدی آخر ملک کے شہری ہیں اور وہ بھی ایسے جنگی وفاداری ہر شک و شبہ سے بالا ہے۔ بدقسمتی سے وہ ایک ایسی واحد "اقلیت" بنا دیئے گئے ہیں۔ جس کے لئے قائداعظم کے بنائے ہوئے پاکستان میں جس میں ہر مذہب و ملت کو اپنے اپنے مسلک پر قائم رہنے کی ضمانت دی گئی تھی۔ عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ بانی پاکستان کے اس تصور کا اطلاق ان پر نہیں ہوتا۔ تعصب اور ہٹ دھرمی کا ستیاناس ہو۔ اس نے پاکستان کے باسیوں کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ رواداری۔ روشن خیال اور یکجہتی جو پاکستان کا طرۂ امتیاز تھا اور ہے سختی سے پنجہ مارنے کی ضرورت ظاہر و باہر ہے تاکہ ملک کا ہر شہری اپنی بساط کے مطابق پاکستان کی خدمت کرنے کے مواقع حاصل کرتا رہے۔

—— میاں محمد ابراہیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مکرمہ امۃ السبوح ملک صاحبہ کا ذکرِ خیر

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ کی تعلیمات بھی کتنی پیاری ہیں۔ حضورؑ کا ایک شعر ہے جو کہ ہم سب کو زبانی یاد ہے ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

یہ جان فدا کرنے کا مرحلہ تو سب پہ آتا ہے اور آنا ہے۔ ہر ذی روح نے اپنے مالک وخالق کی طرف لوٹنا ہے۔ کوئی آناً فاناً اپنے مالک کی طرف لوٹ جاتا ہے اور کوئی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے جس سے وہ طویل عرصہ تک نبرد آزما رہتا ہے اور اسی حالت میں خدا کے حضور حاضر ہو جاتا ہے۔ اس میں کیا کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں یہ تو ہمارا مالک وخالق خدا ہی بہتر جانتا ہے ایسا ہی ایک لمبا عرصہ (تقریباً ۱۳ ماہ) ہمیں اپنی بھابی مکرمہ امۃ السبوح کریم ظفر کی بیماری کا دیکھنے میں آیا۔ اس باہمت عورت نے جس پامردی اور صبر کے ساتھ اپنے علاج کی صعوبتیں برداشت کیں اس کی تعریف امریکہ کے چوٹی کے ڈاکٹرز بھی کرنے سے نہ رہ سکے۔ وہ خاتون صرف باہمت ہی نہ تھی وہ اپنے شوہر کے لئے ایک اعلیٰ رفیقِ حیات، اپنے بچوں کے لئے ایک عظیم تربیت گاہ اور عزیزوں رشتہ داروں کے لئے ایک خوش اخلاق میزبان اور ان کے دکھ درد میں شریک ہونے والی ہستی تھی میرا تعلق ان کے ساتھ برادرم کریم ظفر کی شادی سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ جب ان کی شادی ہوئی تو میں بالکسر (ضلع چکوال) میں متعین تھا۔ شادی کے فوراً بعد دونوں میاں بیوی کچھ عرصہ کے لئے ہمارے پاس آکر ٹھہرے اور اس تھوڑے سے عرصہ میں ہی میری بیوی اور بچوں کے دل موہ لئے۔ بھابی جان میں تصنع نام کو نہ تھا اور یہی حال میری بیوی کا تھا۔ اس لئے ان کی خوب بنتی تھی۔

۱۹۷۹ء میں میں اور میری بیوی ان کے پاس نیو یارک گئے ان دنوں وہ سٹیٹس آئی لینڈ میں رہتے تھے۔ بڑا پیارا گھر تھا۔ اس سے بڑھ کر پیارے پیارے بچے تھے۔ بھابی ہماری خوب خاطریں کیا کرتی تھیں۔ طرح طرح کے کھانے پکاتیں۔ ہماری خاطر عزیزوں کو دعوت پر بلاتیں۔ شاپنگ کے لئے مجھے اور میری اہلیہ کو ساتھ لے جاتیں اور پھر اس قدر محبت اور تعلقات کا پاس کرتیں کہ باوجود اصرار کے متعدد بار بل بھی خود ہی ادا کرتیں۔ ہم میاں بیوی چونکہ زیادہ تر سیر و تفریح میں مشغول رہتے۔ ہمارا پروگرام پوچھ کر جاتے ہوئے ہمارے لئے سینڈوچ وغیرہ پیک کر دیتیں۔ کتنی ہی دیر سے واپس آتیں وہی مسکراتا ہوا چہرہ استقبال کے لئے موجود ہوتا کیا مجال کہ ماتھے پر ذرا بھی بل آئے۔ انہی دنوں برادرم کریم ظفر کے والد صاحب محترم مولوی ظہور حسین صاحب (اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے) بھی وہاں پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کی خدمت وہ اتنے پیار اور چاؤ سے کرتیں کہ رشک آتا۔ شاید وہ اپنے والد کی بھی اتنی خدمت نہ کرتی ہوں گی جتنا کہ میں نے انہیں حضرت مولوی صاحب کی خدمت کرتے دیکھا۔

۱۹۸۳ء میں مجھے پھر بھابی کی مہمان نوازی کا لطف اٹھانے کا موقعہ ملا۔ اس بار وہ شکاگو میں تھیں۔ وہی خوش اخلاقی وہی بہنوں والا پیار۔ مہمان نوازی میں پہلے سے بھی بڑھ کر۔ اور پھر آخری بار ۱۹۸۵ء میں میں امریکہ گیا تو کریم ظفر واشنگٹن ڈی سی۔ میں سکونت پذیر تھے۔ میرا یہ قیام ایک کورس کے سلسلے میں ذرا لمبا تھا۔ لیکن اس عرصہ میں بھابھی کی خدمت گزاریوں میں کچھ اضافہ ہی دیکھا کمی نہ دیکھی۔ میری تو وہ خدمت کرتی ہی تھیں لیکن میرے ملنے جلنے والوں کی خدمت میں بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھتیں ایک بار میرے ایک [illegible] ڈاکٹر دوست اور ان کی بیگم ایک دو روز کے لئے ان کے ہاں ٹھہرے۔ انہوں نے مجھے پاکستان آنے کے بعد بتایا کہ وہ اس خاتونِ خانہ سے از حد متاثر ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ وہ امریکہ میں بہت گھومے، پھرے جو دینی ماحول ان کو اس گھر میں نظر آیا وہ کہیں نہ تھا۔ بچے صبح صبح قرآن کا سبق لے رہے ہوتے اور بڑے نماز کی تیاری کر رہے ہوتے۔ یہ سارا ماحول بھابھی ہی کی وجہ سے تھا۔ جو کہ آخری دم تک اسی فکر میں رہیں کہ ان کے بچوں کی تربیت صحیح دینی رنگ میں ہو جائے۔

جماعت کی تعلیمات ہمیشہ بچوں کو سناتی رہتیں۔ بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی کتابیں ان کو پڑھنے کے لئے دیتیں۔ جماعت کے جتنے فنکشن ہوتے ان میں حتی الوسع بچوں

کے لئے دیتیں۔ جماعت کے جتنے فنکشن ہوتے ان میں حتی الوسع بچوں سمیت شامل ہوتیں۔

یہاں رہتے ہوئے یہ بات شاید اتنی عجیب نہ لگے لیکن بھابی نے امریکہ رہتے ہوئے بھی بھائیوں سے زیادہ میری خدمت کی۔ میرے میلے کپڑے خود دھو کر اور استری کر کے الماری میں رکھ دیتیں اور مجھے پتہ بھی نہ چلتا۔ باتھ روم میں صابن اور ٹوتھ پیسٹ کبھی ختم نہ ہوا۔ ہمیشہ نئے اور صاف ستھرے تولیے ٹنگے ہوتے تھے۔ یہ بہت معمولی باتیں ہیں لیکن یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ان کی سلیقہ شعاری کی گواہی دیتی ہیں۔ اور انہی باتوں سے وہ ہمیں اپنا گرویدہ کر لیتی تھیں۔

حضور ایدہ اللہ جب امریکہ گئے تو بھابی ہسپتال میں داخل تھیں حضور نے بھی ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی۔ اور بھی ساری دنیا میں اس خاتون کے لئے بہت دعائیں کی گئیں۔ کہتے ہیں دعائیں ضائع نہیں جاتیں یقیناً یہ دعائیں ان کے خاوند اور بچوں کے لئے ایک بہت بڑا اثاثہ ثابت ہوں گی۔

بعض چیزیں خدا کے نزدیک تقدیر مبرم ہوتی ہیں۔ ان کو بدلنا کسی انسان کے بس سے باہر ہوتا ہے اس وقت لیوکیمیا (LEUKEMIA) کے علاج کیلئے جو بہترین اور جدید ترین ٹیم موجود ہے۔ اس ٹیم نے بھابی کا علاج کیا۔ جو انسانی اختیار میں ہو سکتا تھا وہ کیا گیا۔ لیکن میرے خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ۲۸۔ نومبر کو بھابی نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

اللہ تعالیٰ کریم ظفر اور اس کے بچوں کو محض اپنی جناب سے صبر عطا فرمادے اور اس بھاری صدمہ کو برداشت کرنے کی قوت عطا فرمادے۔

اللہ تعالیٰ ہماری بھابی کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور انکے درجات بلند کرے۔

ڈاکٹر مشتاق احمد شیخ

مطالعہ کتب انصاراللہ

۱۔ جنوری ۸۹ء۔ کشتی نوح۔ ۲۔ فروری ۸۹ء۔ لیکچر سیالکوٹ۔ ۳۔ مارچ امتحان ۴۔ اپریل ۸۹ء کتاب ”آسمانی فیصلہ“۔ ۵۔ مئی ۸۹ء۔ تحفہ قیصریہ۔ ۶۔ جون امتحان ۷۔ جولائی ۸۹ء کتاب ”لیکچر لاہور“۔ ۸۔ اگست ۸۹ء۔ کتاب ”نشانِ آسمانی“۔ ۹ ستمبر امتحان ۱۰۔ اکتوبر ۸۹ء کتاب ”دافع البلاء“۔ ۱۱۔ نومبر ۸۹ء۔ کتاب فتح اسلام۔ ۱۲۔ دسمبر ۸۹ء کتاب ”پیغامِ صلح“۔

قیادت تعلیم۔ مجلس انصاراللہ مرکزیہ

اعلان برائے لجنات

لجنات کی طرف سے وعدہ جات تحریک جدید کی جو فہرستیں وصول ہو رہی ہیں ان میں معیاری وعدہ جات کی طرف پوری توجہ نہیں دی گئی ہے۔ برسرِ روزگار افراد کے لئے کم از کم ماہوار آمد کے ۱/۵ کی شرح مقرر ہے۔ اسی طرح بعض خواتین کے ۲۴ روپیہ سے کم کے وعدے بھی ہیں۔ اس طرف توجہ کریں اور گذشتہ کی نسبت کم از کم چالیس فیصد اضافہ کے ساتھ اپنی وعدہ جات کی فہرست بھجوائیں۔

اپنی مساعی کی لجنہ مرکزیہ کو ضرور رپورٹ فرماویں۔

سیکرٹری تحریک جدید لجنہ مرکزیہ

لجنات لازمی چندے جلد بھجوائیں

لجنہ اماء اللہ کا نیا مالی سال شروع ہوئے چار ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک بہت کم لجنات کی طرف سے چندہ آیا ہے۔ جیسا کہ آپکو معلوم ہے کہ یہ صد سالہ جشنِ تشکر کا سال ہے اس بنا پر اخراجات بھی پہلے سے زیادہ ہو رہے ہیں براہ کرم تمام لجنات اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنے لازمی چندہ جات (ممبری لجنہ و اجتماع لجنہ ممبری ناصرات و اجتماع ناصرات) جلد از جلد بھجوائیں

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

فیصل آباد کے احباب مطلع ہوں

فیصل آباد میں روزنامہ الفضل کے ایجنٹ مکرم اصغر علی صاحب مقرر ہیں فیصل آباد کے احباب الفضل سے متعلقہ مسائل کے سلسلہ میں ان سے رجوع فرمائیں ان کا پتہ حسب ذیل ہے

”اصغر علی معرفت کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار فیصل آباد“

(مینیجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بقیہ : اخبار احمدیہ

ہے درمیان میں علاج سے کچھ افاقہ ہو گیا تھا لیکن اب دوبارہ بیماری نے حملہ کیا ہے جس کی وجہ سے اسے آغا خان یونیورسٹی ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ طبیعت زیادہ خراب ہے خون دیا جا رہا ہے احباب کرام اور بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ شافی مطلق عزیزہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور اسے ہر قسم کے عوارضات سے محفوظ رکھتے ہوئے شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔

محمد اشرف ناصر
مربی سلسلہ احمدیہ مقیم احمدیہ ہال کراچی

• مکرم لئیق احمد عابد صاحب ایم اے ایل ایل بی واقف زندگی وکالت تبشیر تحریک جدید، کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۶ فروری ۱۹۸۹ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے نومولود کا نام عتیق احمد تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری بدرالدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید کا پوتا اور مکرم نثار محمد خان صاحب آف نائیجیریا کا نواسہ ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے نومولود حضور ایدہ اللہ کی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نومولود کو صحت و سلامتی والی عمر دراز عطا کرے نیک اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

• مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب مربی انچارج سوئٹزرلینڈ احباب جماعت کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید درخواست دعا کرتے ہیں۔

• میری والدہ محترمہ اہلیہ قاضی رشید احمد صاحب ارشد محاسب صدر انجمن احمدیہ بوجہ بلڈ پریشر و ضعف قلب علیل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

پیرزادہ امین الرشید اتحاد کالونی
اقبال ٹاؤن۔ لاہور

خبریں

★ روسی خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ قندھار ائیرپورٹ پر مجاہدین اور سرکاری فوجوں کے درمیان خونریز جنگ چھڑ گئی ہے۔ مجاہدین ائیرپورٹ کے رن وے کو راکٹوں، بموں اور گولوں سے تباہ کر رہے ہیں۔ قندھار گذشتہ کئی ہفتوں سے مجاہدین کے محاصرہ میں ہے۔

★ قومی اسمبلی نے سلمان رشدی کی کتاب شیطانی آیات کے خلاف مذمت کی قرارداد مشترکہ طور پر منظور کر لی ہے۔ قرارداد نوابزادہ نصر اللہ خان نے پیش کی تھی۔

★ پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے صاحبزادے مرتضیٰ بھٹو نے اپنے انٹرویو کی تردید کی ہے۔ انہوں نے ایک وضاحتی بیان میں کہا ہے کہ آبزرور نے میرا جعلی انٹرویو شائع کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی دور میں اسلحہ کی باتیں کرنے والے جاہل ہیں۔ ہم کسی سے انتقام نہیں لیں گے۔ ملک میں جمہوریت بحال ہو گئی ہے لہٰذا ہمیں ہمارا بدلہ مل گیا ہے انہوں نے کہا کہ میں دو ماہ تک وطن واپس پہنچ جاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ آبزرور کے انٹرویو میں جو من گھڑت باتیں کہی گئی ہیں وہ میری سوچ سے کوسوں دور ہیں۔

★ عوامی نیشنل پارٹی کی رہنما بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم جمہوریت کے سر پر لٹکتی ہوئی تلوار ہے انہوں نے اسے ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

• سرحد حکومت نے پچھلی حکومت کے دور میں سرکاری عہدیداروں کی بدعنوانیوں اور بے قاعدگیوں کی تحقیقات کے لئے پشاور ہائی کورٹ کے ایک جج مسٹر جسٹس محمد اعظم خاں پر مشتمل یک رکنی ٹریبونل مقرر کر دیا ہے۔

• ملک بھر میں غیر قانونی بینکنگ کرنے والی ۵۰ سے زائد سرمایہ کار کمپنیوں اور فنانس کمپنیوں کے خلاف سٹیٹ بنک نے فوجداری مقدمات دائر کر دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ زیادہ منافع کا لالچ دینے والی ۱۰۰ کمپنیوں کو نوٹس بھی جاری کر دیئے ہیں۔

• سابق امریکی وزیر خارجہ مسٹر ہنری کسنجر نے پیشگوئی کی ہے کہ روسی فوجیں جانے کے چند ماہ بعد کابل کی نجیب انتظامیہ ختم ہو جائے گی لیکن نئی حکومت امریکہ کی حامی نہیں ہو گی بلکہ یہ حکومت غیر جانبدار ہو گی۔

• بھارت نے کابل کے لئے اپنی ائر لائن کی پروازیں عارضی طور پر منسوخ کر دی ہیں۔ خطرہ ہے کہ مجاہدین کابل پر براہ راست دھاوا بول دیں گے

• معروف شاعر فیض احمد فیض کی سالگرہ کے موقع پر ۱۰ فروری کو مزاحمتی ادب کے موضوع پر الحمرا آرٹ سنٹر میں سیمینار ہو گا۔

• سابقہ دور حکومت میں لوٹ کھسوٹ کے بارے میں وفاقی حکومت وائٹ پیپر شائع کرے گی۔ قومی دولت لوٹنے والوں سے پائی پائی کا حساب لیا جائے گا۔ یہ باتیں وفاقی وزیر راؤ سکندر نے ایک ملاقات میں بتائیں۔

• فنش اوپن سکوائش ریکٹس گرینڈ پری ٹورنامنٹ میں آسٹریلیا کے روڈنی مارٹن اول اور پاکستان کے عمر حیات دوم رہے۔

• آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز کے درمیان پانچواں اور آخری ٹیسٹ ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ختم ہو گیا۔ پانچ ٹسٹوں کی سیریز میں ویسٹ انڈیز نے پہلے تین میچ مسلسل جیتے۔ چوتھا آسٹریلیا نے جیتا۔

قواعد وصیت

• موصیان کی راہنمائی کے لئے دفتر وصیت نے قواعد الوصیت چھاپ کر تمام موصیان کے لئے بھجوا دیئے ہیں۔ اگر کسی موصی کو قواعد نہیں ملے تو وہ امیر صاحب ضلع سے رابطہ کرے اور اُن سے حاصل کرے۔ ان قواعد کو اچھی طرح پڑھیں اور اُس کے مطابق وصیت کے تقاضوں کو پورا کریں

• قواعد الوصیت سے لاعلمی کی بنا پر اگر کسی شخص کی وصیت پر کوئی زد آتی ہے تو دفتر وصیت اسکا ذمہ دار نہیں۔ دفتر وصیت نے قواعد تیار کر کے تمام موصیان کے لئے بھجوا دیئے ہیں۔ اگر کسی موصی کو قواعد نہیں ملے تو وہ اپنے ضلع کے امیر صاحب سے رابطہ کریں اور قواعد حاصل کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز

وقف نو میں شامل بچوں کی تصاویر

ادارہ الفضل کا ارادہ ہے کہ وقف نو کی مبارک اور بابرکت تحریک پر جن احباب و خواتین نے لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو وقف کیا ہے۔ ان واقف زندگی بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کی جائیں۔ جملہ والدین سے درخواست ہے کہ وقف نو میں شامل اپنے بچوں کی پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ تصاویر ارسال فرمائیں۔ ہر تصویر کے پیچھے بچے کا نام ولدیت۔ مقام۔ تاریخ پیدائش ضرور لکھیں۔

(ادارہ)

روحانی مائدہ

الفضل ایک روحانی مائدہ ہے جس سے ہر مخلص احمدی کی رُوح روزانہ سیر ہوتی ہے۔

آپ

اپنے اس روحانی مائدہ کو صرف اپنی ذات تک ہی محدود نہ رکھیئے بلکہ اپنے احمدی عزیزوں اور مستحق احمدی احباب کے نام خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر انہیں بھی اس سے مستفید ہونے کا موقعہ دیجئے۔ یہ آپ کی ایک بہت بڑی نیکی ہوگی۔

(مینجر)

سیل — سیل — سیل

تمام قسم کے ریڈی میڈ ملبوسات کی خریداری پر ۲۰ سے ۳۰ فیصد تک رعایت

آپکا اپنا

علی گارمنٹس انارکلی مارکیٹ گولبازار ربوہ

دانتوں کی ادویات

• پائیوریا کورس :- قیمت ۵۰/- PYORRHEA COURSE
• کیریز کورس :- " ۴۵/- CARIES COURSE
• کیریز کورس فار بے بیز " ۱۵/- CARIES COURSE FOR BABIES
• پائیوریا منجن قیمت چھوٹا ۸/- بڑا ۱۲/- PYORRHEA POWDER
• گمز پینٹ " ۶/- GUMS PAINT

دانتوں کی ادویات کے بارے میں لٹریچر ۳/- روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون سیلز ۲۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹر ۶۰۷

سوزوکی پک اپ اور مائیکرو منی بس لاہور، سرگودھا فیصل آباد اسلام آباد اور دیگر مقامات کیلئے کرایہ پر حاصل کرنے کیلئے اس پتہ پر رجوع فرمائیں فضل نیوز ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ

فون ۹۸۷